# مسیحیت اور اسلام میں تصور گناہ

ضیاء الدین*
ڈاکٹر ظہور اللہ الأزہری**

God has given us two kinds of commandments "al-awaamir wan-nawaahi" i.e. biddings and forbiddings whose violation is called "sin”. Christianity and Islam both are divine religions and their teachings are God-gifted. Their followers are required to lead their lives according to the commandments of God in order to succeed.But with the passage of time, Christians started distortions within their law. They, therefore, promoted the belief that every man is a sinner by birth.Christians believe that Adam (PBUH) committed sin. Islam teaches that every child is innocent by birth. The holy Prophet (BPBUM) said: “Every child is born on Islamic nature and his parents cause him to be Christian, Jew or Magian".Despite being distorted, Christianity does possess yet such teachings that resemble Islamic teachings. If these teachings are followed the mankind can be reformed though these teachings have its limitations. Islam is a final and ultimate religion and its teachings are, valid up to the day of resurrection. Also, these teachings have not been distorted. Islam has described each and every sin in detail more than the Christianity. If one follows Islamic teachings be can achieve success and salvation.

**Keyword’s:** ذنب، گناہ، جن وانس، الہامی مذاہب، عہد وپیمان، معاصی، ذنوب، محرکات، سرشت

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ، کالج آف شریعہ، MUL
** ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، دی یونیورسٹی آف لاہور

اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو فطرت پر پیدا فرمایا تھا اور اس کی ہدایت و رہبری کا سامان بہم پہنچا دیا تھا جس کے مطابق انہیں ہدایات ربانی کی پیروی کرنا تھی اور اس کی مخالفت کی بال بال پرہیز کرنا تھا، ساری مخلوق نے اپنے مقصد تخلیق کا لحاظ رکھا، تاہم مخلوق کی ذمہ دار ہستی جن وانس کی اکثریت نے اپنے مقصد تخلیق کو فراموش کر دیا، عہد وپیمان کو بھلا بیٹھے، غیر فطری زندگی گزارنے لگے، معاصی وسیئات کی دلدل میں پھنس گئے اور گناہ کے رسیا بن گئے۔

مسیحیت اور اسلام دونوں الہامی مذاہب ہیں۔ مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسیحیت کی تعلیمات میں اس کے پیروکاروں نے تحریفات کر دیں۔ مسیحیت کا عقیدہ ہے کہ ہر انسان پیدائشی گناہ گار ہے جبکہ اس کے برعکس اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ہر بچہ معصوم پیدا ہوتا ہے۔

## گناہ (ذنب) کا لغوی معنی ومفہوم

"گناہ (ف) اسم مذکر: (۱) وہ کام جس کے کرنے سے آدمی کیفر کردار کا مستحق ہو۔ پاپ، اپرادھ، نافرمانئ خدا، عصیان، معصیت (۲) جرم، خلاف ورزی قانون (۳) خطا، قصور"[1]

جبکہ عربی میں گناہ کے لیے ذنب کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کے لغوی معنی گناہ، جرم اور معصیت کے ہیں۔

ابن منظور لسان العرب میں ذنب کا معنی بیان کرتے ہیں:

> "ذنب: الذنب: الاثم والجرم والمعصية، في مناجاة موسى على نبينا وعليه الصلاة والسلام: ولهم على ذنب، عنى بالذنب قتل الرجل الذى وكزه موسىٰ عليه السلام، فقضىٰ عليه، وكان الرجل من آل فرعون"[2]

> "ذنب کا معنی ہے اثم، جرم اور معصیت اور اس کی جمع "ذنوب" ہے حضرت موسیٰ نے اپنی دعا میں کہا: ولھم علی ذنب (الشعراء۱۴) اس سے مراد آل فرعون کے اس شخص کا قتل ہے جس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے گھونسا مارا تھا۔"

علامہ اسماعیل بن حماد الجوہری الصحاح میں ذنب کا معنی جرم بیان کرتے ہیں:

---

(1) خالد اقبال یاسر (ناشر)، 2006ء، فرہنگ آصفیہ، لاہور، مطبع عدن پرنٹرز، شاہ زیب مارکیٹ، کوپر روڈ، ج:4، ص:76۔

(2) ابن منظور، افریقی، 1405ھ، لسان العرب، ایران، مطبوعہ نشر ادب الحوزۃ، ج:1، ص:389۔

" والذنب: الجرم"[1]

"ذنب کا معنی ہے جرم۔"

الغرض گناہ کے معنی نافرمانی کرنا ہے جس کام میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی ہوتی ہو اسے گناہ کہتے ہیں۔

## گناہ (ذنب) کا اصطلاحی معنی

ایک معنی ہر وہ عمل جو شریعت اسلامی میں دیئے گئے احکام الہیہ یعنی واجبات کا ترک کرنا یا محرکات کا ارتکاب کرنا جس سے پکڑ ہوتی ہو اس میں شامل ہے۔

دوسری تعریف: ہر وہ عمل جو اوامر ونواہی کے خلاف ہو۔ ذنب میں شامل ہوتا ہے اگرچہ وہ گناہ کتنا ہی ہلکا (چھوٹا) اور آسان کیوں نہ ہو مگر وہ چونکہ اوامر ونواہی کے خلاف ہے اس بناء پر وہ عظیم گناہ ہے اور عبودیت اور اطاعت سے دور کرنے والا ہے۔

## گناہ کی ابتداء

اس سلسلے میں قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ﴾[2]

"اور (وہ وقت یاد کیجیے) جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ تم آدم (علیہ السلام) کو سجدۂ (تعظیم) کرو سو ان (سب) نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، وہ (ابلیس) جنّات میں سے تھا تو وہ اپنے رب کی طاعت سے باہر نکل گیا۔"

پس شیطان سے گناہ کی اور خداوند تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی ابتداء ہوئی ہے اور شیطان سب سے پہلا خدا کا نافرمان تھا۔ شیطان فاسق بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت سے نکل گیا اور کافر بھی ہے کہ تعمیل حکم سے انکاری ہوا۔

---

(1) الجوہری، اسماعیل بن حماد، علامہ، الصحاح، 1974ء، بیروت، دار الحضارۃ العربیۃ، ج:1، ص:444۔

(2) الکھف، 18 : 50۔

## مسیحیت میں تصور گناہ

گناہ عقل، سچائی اور راست ضمیر کے خلاف جرم ہے۔ چیزوں سے منفی لگاؤ کے سبب خدا اور پڑوسی سے سچی محبت میں ناکامی ہے۔ یہ انسان کی فطرت پر زخم لگاتا اور انسانی یکجہتی کو مجروح کرتا ہے۔

""گناہ ابدی قانون کے خلاف قول، کام یا خواہش ہے۔"

"گناہ خدا کے خلاف جرم ہے وہ میں نے صرف تیرا ہی گناہ کیا ہے۔ اور مجھ سے وہ کام ہوا ہے جو تیری نظر میں برا ہے۔" [1]

اسی طرح یوحنا کے باب ۳ میں شریعت کی خلاف ورزی کرنے کو گناہ قرار دیا ہے:

"جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ شرع کی مخالفت کرتا ہے اور گناہ شرع کی مخالفت ہی ہے" [2]

دیگر ادیان کی طرح مسیحیت میں بھی خلاف فطرت افعال کو ناپاک اور گناہ قرار دیا گیا ہے۔ متی میں ہے:

"مگر جو باتیں منہ سے نکلتی ہیں وہ دل سے نکلتی ہیں وہی آدمی کو ناپاک کرتی ہیں کیونکہ برے خیال، حرامکاریاں خونریزیاں، چوریاں، جھوٹی گواہیاں اور بدگویاں دل ہی سے نکلتی ہیں یہی باتیں ہیں جو آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔" [3]

## مسیحیت اور عقیدہ موروثی گناہ

موروثی گناہ (Original sin) ایک مسیحی عقیدہ ہے۔ جس کے مطابق انسان کی سرشت میں گناہ شروع سے موجود ہوتا ہے۔ حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ نے جنت میں شیطان کے ورغلانے سے شجر ممنوعہ کا پھل کھایا۔ اس کی سزا یہاں تک محدود نہ رہی کہ ان کو جنت سے نکال دیا گیا بلکہ ابد الآباد تک ان کی اولاد کو سزا ملتی رہے گی دنیا میں جو انسان بھی پیدا ہو گا حضرت آدمؑ کا گناہ اس کی فطرت کا جزو ہو گا۔

### ہبوط آدم: پہلا گناہ اور اس کا نتیجہ

قاموس الکتاب میں اس سلسلے میں یوں بیان کیا گیا:

---

(1) مزمور 51 : 6

(2) یوحنا، 3 : 4

(3) کتاب مقدس، متی، 2007ء، لاہور، بائبل سوسائٹی، انار کلی، 15 : 18-20

"انسان کے گناہ میں گرنے کی کہانی پیدائش باب ۳ میں درج ہے۔ وہاں بتایا گیا ہے کہ کس طرح شیطان نے سانپ کے روپ میں ہمارے پہلے والدین کو آزمایا اور انہوں نے خدا کے واضح حکم کی عدولی کرتے ہوئے نیک وبد کی پہچان کے درخت کا پھل کھا لیا۔ تمام گناہ کا جوہر اسی پہلے گناہ یعنی خدا کے کلام پر شک کرنے ("کیا واقعی خدا نے کہا ہے؟") اور پھر اس کی نافرمانی کرنے میں پایا جاتا ہے۔"[1]

## آدم کے گناہ کا اس کی اولاد سے تعلق

لوئیس برک ہاف اپنی تصنیف مسیحی علم الٰہی کی تعلیم میں رقمطراز ہیں:

آدم کا تعلق باقی انسان سے دو قسم کا ہے:

**پہلا:** وہ بنی نوع انسان کا طبعی طور پر سر تھا کیونکہ وہ سب انسانوں کا باپ تھا۔ اس طبعی تعلق کے علاوہ خدا نے عہدی تعلق بھی پیدا کیا جس کے مطابق آدم اپنی سب اولاد کا نمائندہ بن گیا۔ جب اس نے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے گناہ کیا تو اس کے گناہ کا جرم یا قصور واری ان سب کے اوپر آئی جن کی نمائندگی وہ کرتا تھا۔ اور اس سبب سے وہ سب گناہ کی حالت میں پیدا ہوتے ہیں۔"[2]

مولانا تقی عثمانی اپنی تصنیف عیسائیت کیا ہے؟ میں اصلی وموروثی گناہ سے متعلق مسیحی عقیدہ کو بیان کرتے ہیں:

"حضرت آدمؑ کو جو آزاد قوت (Free Will) عطا کی گئی تھی وہ ان سے چھین لی گئی تھی کہ وہ اپنی مرضی سے نیک کام بھی کر سکتے تھے اور برے کام بھی۔ لیکن چونکہ انہوں نے اس اختیار کو غلط استعمال کیا اس لئے اب یہ اختیار ان سے چھین لیا گیا۔"

## انسان کے پیدائشی گناہ گار ہونے کا عقیدہ

ابتدائی دور کے عیسائیوں میں کم از کم تیسری صدی تک یہ عقیدہ سرے سے موجود ہی نہ تھا کہ ہر انسان

---

(1) ایف ایس، خیر اللہ، 2001ء، قاموس الکتاب، مسیحی اشاعت خانہ، لاہور، 36 فیروز پور روڈ، ص: 1075

(2) لوئیس برک ہاف، بی ڈی، پادری، 1995ء، مسیحی علم الٰہی کی تعلیم، مترجم ڈاکٹر جے ڈی براؤن، لاہور، مسیحی اشاعت خانہ، 36 فیروز پور روڈ، ص: 197

پیدائشی گناہ گار ہے۔ پانچویں صدی میں سینٹ آرگٹسائن نے اپنی منطق کے زور سے اس بات کو مسیحیت کے بنیادی عقائد میں شامل کر دیا کہ "نوع انسانی نے آدم کے گناہ کا وبال وراثت میں پایا ہے اور مسیح کے کفارے کی بدولت نجات پانے کے سوا انسانکے لیے کوئی راہ نجات نہیں۔"[1]

## مسیحیت میں گناہ کی مختلف اقسام

گناہوں کی بہت بڑی قسمیں ہیں کتاب مقدس ان کی کئی فہرستیں پیش کرتا ہے:

"اب جسم کا کام تو ظاہر ہیں یعنی حرامکاری۔ ناپاکی۔ شہوت پرستی۔ بت پرستی۔ جادوگری۔ عداوتیں۔ جھگڑا۔ حسد۔ غصہ۔ تفرقے۔ جدائیاں۔ بدعتیں۔ بغض۔ نشہ بازی۔ ناچ رنگ اور ان کی مانند۔ ان کی بابت تمہیں پہلے سے کہے دیتا ہوں جیسا کہ پیشتر جتا چکا ہوں کہ ایسے کام کرنے والے خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے"۔[2]

مندرجہ بالا آیات کی روشنی میں گناہوں میں امتیاز ان کے مقاصد سے کیا جاسکتا ہے۔ جس طرح ہر انسانی عمل کو یا نیکیوں کے مطابق جن کی یہ زیادتی یا نقص سے مخالفت کرتے ہیں یا حکموں کو توڑتے ہیں۔

ان کی اقسام کے اعتبار سے درجہ بندی اس کے مطابق بھی کی جاسکتی ہے کہ آیا ان کا تعلق خدا، پڑوسی یا اپنے آپ سے ہے۔ ان کو روحانی اور نفسانی گناہوں یا پھر خیال، فعل یا مرضی میں ہے۔

## گناہ کی سنگینی: کبیرہ اور صغیرہ گناہ

کاتھولک کلیسا کی کیٹی کیزم میں گناہ کبیرہ و گناہ صغیرہ کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے:

"کبیرہ اور صغیرہ گناہ میں امتیاز صحائف میں پہلے سے نمایاں ہے۔ خدا کے قانون کی سنگین خلاف ورزی سے گناہ کبیرہ انسان کے دل میں محبت کو ختم کر دیتا ہے۔ یہ انسان کی گھٹیا اچھائی کو ترجیح دینے سے دور کر دیتا ہے۔ جو انسان کی آخری منزل اور اس کی خوشی ہے۔ اگرچہ صغیرہ گناہ محبت کو صدمہ پہنچاتا اور زخمی کرتا ہے، مگر اس کو زندہ رہنے دیتا ہے۔"

جب مرضی کسی ایسی چیز پر آجاتی ہے جو اس کی اپنی فطرت میں اس محبت سے بے جوڑ ہوتی ہے جو انسان کو اس

---

(1) مودودی، ابوالاعلی، سید، 1985ء، **نصرانیت قرآن کی روشنی میں**، لاہور، اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ، ص:85-86۔

(2) کتاب مقدس، گلیتوں، ج:5، ص:19-21۔

کی آخری منزل کی جانب راہ دکھاتی ہے، تب گناہ اپنے مقصد کے لحاظ سے کبیرہ بن جاتا ہے۔

خواہ یہ خدا کی محبت کے خلاف ہو مثلاً کفر گوئی یا جھوٹی قسم یا پڑوسی کے پیار کی نفی کرتا ہو مثلاً قتل یا زناکاری، جب گناہ گار کی مرضی کسی ایسی بات پر لگی ہو جو اپنی فطرت سے بدنظمی میں ملوث ہو۔ مگر خدا اور پڑوسی کے مخالف نہ ہو مثلاً بلا سمجھ باتیں یا نامناسب ہنسی مذاق اور اسی طرح کی اور باتیں صغیرہ گناہ ہیں۔"

اس بحث کے آخر میں اس کا خلاصہ اس طرح بیان کیا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہے:

"گناہ ایک قول، فعل یا ابدی قانون کے برعکس خواہش ہے یہ خدا کے خلاف جرم ہے۔ یہ مسیح کی فرمانبرداری کے خلاف خدا کے خلاف سرکشی پر ابھارتا ہے۔"

گناہ عقل کے خلاف عمل ہے۔ جو انسان کی فطرت کو زخمی کرتا اور انسانی یکجہتی کو مجروح کرتا ہے۔

گناہوں کی جڑ انسان کے دل میں پائی جاتی ہے۔ گناہوں کی اقسام اور سنگینی بنیادی طور پر ان کے مقاصد سے متعین کی جاتی ہے۔ دانستہ چناؤ کرنا یعنی اسے جانتے ہوئے اور اس پر اپنی مرضی ظاہر کرتے ہوئے کوئی ایسی بات جو سنگین طور پر الٰہی قانون کے خلاف ہو اور جس میں انسان کا انجام گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہو یہ ہمارے اندر محبت کو ختم کر دیتا ہے جس کے بغیر دائمی خوشی ناممکن ہے۔ اگر توبہ نہ کی جائے تو یہ موت کا سبب بنتا ہے۔

گناہوں کا اعادہ۔ خواہ صغیرہ گناہ ہوں یہ برائیوں کا باعث بنتے ہیں۔ جن کے درمیان بڑے گناہ ہوتے ہیں"۔ [1]

مندرجہ بالا بحث سے نتیجہ اخذ ہوا کہ مسیحیت میں گناہوں کی دو اقسام ہیں جسے گناہ کبیرہ اور گناہ صغیرہ سے موسوم کیا گیا ہے۔

## اسلام میں تصور گناہ

مختلف مقامات پر گناہوں کی اقسام اور تعداد مختلف بیان کی گئی ہے اور ان مقامات پر الفاظ و تعبیرات کا اختلاف ہے ماحصل ان سب کا ایک ہے۔

اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کو گناہ کہتے ہیں اور یہ دو طرح سے ہے ایک یہ کہ جس چیز کا خدا اور رسول حکم فرما کر اس کا ادا کرنا لازم کر دیں پھر اس کو کوئی وقت پر ادا نہ کرے تو یہ گناہ ہے جیسے حکم ہے "اقیموا الصلوۃ" کہ نماز کو قائم کرو، واتوا الزکوۃ اور زکوۃ ادا کرو اب جو شخص نماز کو قائم نہ کرے اور زکوۃ ادا نہ کرے گا تو وہ گناہ گار ہو جائے

(1) کاتھولک کلیسا کی کیٹی کیزم، 2015ء، ص 691۔

گا۔ دوم یہ کہ جس چیز سے خدا اور رسول منع کر دیں اس کا کرنا گناہ ہے جیسے قرآن مجید میں ہے لا تاکلوا الربا تم سود مت کھاؤ لا تقربوا الزنا اور زنا کے قریب مت جاؤ۔ اب جو شخص سود لے گا یا زنا کرے گا تو وہ گناہ گار ہو جائے گا۔

منہاج القاصدین کے مصنف ابن جوزی نے گناہوں کی اقسام یوں بیان کی ہیں:

> "گناہ دو قسم کے ہیں ایک وہ جو آدمیوں کے حقوق سے متعلق ہیں اور دوسرے وہ جو بندے اور رب کے درمیان ہیں پھر جو حقوق العباد سے متعلق ہیں ان میں معاملہ زیادہ سخت ہے لیکن جو بندے اور رب کے درمیان ہیں ان میں معافی کی بہت زیادہ امید ہے۔ سوائے شرک کے اس سے خدا کی پناہ یہ ہی وہ گناہ ہے جس کی بخشش نہیں ہے"۔ [1]

## گناہ کبیرہ و گناہ صغیرہ

محمد بن عطیہ حارثی المکی نے اس کی تعریف قوت القلوب میں یوں بیان کی ہے:

> "کبائر گناہ وہ ہیں جن پر کوئی وعید منصوص ہو (نص سے اس پر وعید آئی ہو) اور اس میں حد شرعی (مثلاً قصاص وغیرہ) لازم ہو۔"

گناہ کبیرہ کے ساتھ بھی گناہ صغیرہ کا لفظ بولا جاتا ہے جس سے مراد چھوٹے گناہ ہیں لیکن گناہ کوئی بھی چھوٹا نہیں ہوتا اہمیت کے اعتبار سے ہر گناہ بڑا ہی ہوتا ہے۔ گناہ صغیرہ کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:

> "صغائر وہ گناہ ہیں جو خطرہ و نظر میں ان سے کم تر درجہ پر ہوں اور توبۃ النصوح میں ان سب سے توبہ کرنا لازم ہے۔" [2]

علامہ آلوسی "روح المعانی" میں شیخ الاسلام بارزی کی بیان کردہ گناہ کبیرہ کی تعریف بیان کی ہے اس کا ماحصل یہ ہے:

> "کبیرہ ہر اس گناہ کو کہتے ہیں جس کے کرنے والے پر نصوص میں وعید وارد ہو یا لعنت کی گئی ہو یا اس پر حد مقرر ہو یا اس کے اندر ان تین قسم کے گناہوں کی مثل یا ان سے زیادہ مفسدہ پایا جاتا ہو یا وہ کام بطور تہاون فی الدین کیا جائے یعنی اس انداز سے کیا جائے کہ دیکھنے والا یہ سمجھے کہ اس شخص

---

(1) ابن جوزی، 1985ء، منہاج القاصدین، ص 375، 376۔

(2) المکی، ابو طالب، محمد بن عطیہ حارثی مترجم محمد منظور الوحید، 1983ء، قوت القلوب، لاہور، شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز، انار کلی، ج:1، ص:703۔

کے دل میں دین کی کوئی عظمت نہیں ہے یہ اس کو معمولی بات سمجھتا ہے یہ سب کبائر ہیں ان کے علاوہ باقی صغائر ہیں"[1]

گناہ کبیرہ کی تعریف از روئے قرآن:

قرآن مجید میں گناہ کبیر کی تعریف میں متعدد آیات ہیں جن سے کبائر کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ چنانچہ سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا﴾[2]

" اگر تم کبیرہ گناہوں سے جن سے تمہیں روکا گیا ہے بچتے رہو تو ہم تم سے تمہاری چھوٹی برائیاں مٹا دیں گے اور تمہیں عزت والی جگہ میں داخل فرمادیں گے۔"

" جن لوگوں نے نیکیاں کیں انہیں اچھا اجر عطا فرمائے جو لوگ چھوٹے گناہوں (اور لغزشوں) کے سوا بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں، بے شک آپ کا رب بخشش کی بڑی گنجائش رکھنے والا ہے۔"

قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر کسی کو اس کے اعمال کا بدلہ دینے والا ہے۔ نیکی پر نیک جزادے گا اور بدی پر بری سزادے گا اللہ اور رسول کے نزدیک بھلے اور نیک لوگ وہ ہیں جو ان کی حرام کردہ چیزوں سے برے کاموں بڑے بڑے گناہوں سے اور بدکاریوں سے دور رہتے ہیں اگر انسان سے کوئی چھوٹا سا گناہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس پر پردہ پوشی فرما کر معاف کر دیتا ہے اور اس سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ اگر کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا جائے تو چھوٹی چھوٹی لغزشیں اور انسانی کمزوریاں معاف کر دی جاتی ہیں۔

گناہ کبیرہ کی تعریف از روئے احادیث مبارکہ

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بہت بڑے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟ ہم عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ کیوں نہیں؟ فرمایا:

---

(1) آلوسی، امام شہاب الدین سید محمود بن عبد اللہ، س ن، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم ملتان، پاکستان: مکتبہ امدادیہ، ج:3، ص: 17۔

(2) النساء، 4: 31۔

الاشراك بالله وعقوق الوالدين وكان متكئا فجلس فقال: الا وقول الزور، وشهادة الزور، الا وقول الزور وشهادة الزور، فما زال يقولها، حتى قلت: لا يسكت''[1]

"اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا، اس وقت آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ اٹھ بیٹھے اور فرمایا خبر دار! جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی، خبر دار! جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی چنانچہ آپ ﷺ برابر یہی فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا شاید آپ خاموش نہیں ہوں گے"۔

رسول اللہ ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''الشرك بالله، وقتل النفس وعقوق الوالدين، فقال: الا انبئكم باكبر الكبائر؟ قال: قول الزور، او قال: شهادة الزور،''[2]

"اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، کسی جان کو قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی پھر فرمایا کہ کیا میں کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ فرمایا: کہ جھوٹی بات، یا فرمایا کہ جھوٹی گواہی"

احادیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہوئی کہ کبائر (بڑے بڑے گناہ) دخول جنت میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ کبائر کا ارتکاب انسان کو کئی ایک اضافی فوائد سے محروم کر دیتا ہے اور آخرت کی جواب دہی اس پر الگ طلب کی جائے گی۔

## کبائر کی تعداد

صحابہ کرام نے گناہ کبیرہ کے سلسلے میں اختلاف کیا ہے، بعض کے نزدیک گناہ کبیرہ سات ہیں بعض کے نزدیک زیادہ اور بعض نے اس سے کم تعداد بتائی ہے۔

تفسیر نعیمی میں کبیرہ گناہوں کی تعداد کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ:

"گناہ کبیرہ تین یا سات یا ساٹھ یا اسی ہیں جیسا کہ مختلف احادیث میں وارد ہے۔ چنانچہ مسلم بخاری

---

(1) بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، امام، 1993ء، صحیح بخاری، بیروت دمشق، مکتبہ دار ابن کثیر، ج:5، ص:2229، رقم:5631۔

(2) بخاری، صحیح بخاری، ج:5، ص:2230، رقم:5632۔

میں ہے کہ سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو، شرک، جادو کرنا، حرام نفس کا قتل، یتیم کا مال کھانا، جہاد سے بزدلی سے بھاگ جانا، پاکدامن مومنہ عورت کو زنا کی تہمت لگانا، بعض روایات میں ہے کہ ماں باپ کی نافرمانی کرنا، جھوٹی قسم کھانا، سیدنا عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ گناہ کبیرہ ستر ہیں۔ سیدنا عبد اللہ بن جبیر فرماتے ہیں کہ گناہ کبیرہ سات سو تک ہیں۔"[1]

علمی تحقیق کے مطابق تفاوت آثار کے اعتبار سے کچھ گناہ کبیرہ ہیں کچھ صغیرہ ہیں لیکن عمل سے دونوں قسموں سے گریز کرنے کا اہتمام ہونا چاہیے۔

اب ذیل میں میسحیت اور اسلام میں چند گناہوں کے حوالے سے بحث کی جائے گی۔ جو ایک دوسرے سے مماثلت رکھتے ہیں۔

## گناہ کی اقسام میں مماثلت

**قتل:** روئے زمین پر مختلف مذاہب میں قتل کو گناہ عظیم قرار دیا گیا ہے کیونکہ کسی انسان سے اس کا سب سے بڑا حق یعنی جینے کا حق چھین لینا۔ یہ ایک ایسا نقصان ہے جس کی تلافی ممکن نہیں ہے۔ اسی لیے تمام مذاہب میں اس کی ممانعت ہے۔

میسحیت میں گناہوں میں سب سے بڑا گناہ قتل ہے۔ اس سلسلے میں متی میں حکم ہے:

"یسوع نے کہا خون نہ کر"[2]

اسی طرح پطرس میں کہا گیا کہ:

"تم میں سے کوئی شخص خونی یا چور یا بدکار یا اوروں کے کام میں دست انداز ہو کر دکھ نہ پائے"[3]

مندرجہ بالا وہ احکامات ہیں جو قتل کی ممانعت کے حوالے سے عہد نامہ جدید میں بیان ہوئے ہیں اور یہ ممانعت کا وہی انداز ہے جو عہد نامہ قدیم میں پایا جاتا ہے۔

**اسلام:** اسلام میں بھی قتل کو گناہ کبیرہ قرار دیا گیا ہے۔ قتل انسانی کو گناہ کبیرہ اس لیے قرار دیا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ انسانی جان کی حفاظت چاہتا ہے۔ اسلام نہ صرف مسلمانوں بلکہ بلا تفریق رنگ ونسل اور امیر

---

(1) نعیمی، احمد یار خان، 1363ھ، **تفسیر نعیمی**، پیر بھائی پرنٹرز، ج:5، ص:41۔43۔

(2) کتاب مقدس، متی، 19 : 18۔

(3) کتاب مقدس، پطرس، 4 : 15۔

وغریب تمام انسانوں کے قتل کی سختی سے ممانعت کرتا ہے۔ اسلام میں کسی انسانی جان کی قدر وقیمت اور حرمت کا اندازہ یہاں سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے بغیر کسی وجہ کے ایک فرد کے قتل کو پوری انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تکریم انسانیت کے حوالے سے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾[1]

"جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد انگیزی (کی سزا) کے بغیر (ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے اسے (ناحق مرنے سے بچا کر) زندہ رکھا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو زندہ کیا۔"

اس آیت مبارکہ میں انسانی جان کی حرمت کا مطلقاً ذکر کیا گیا ہے جس میں عورت یا مرد، چھوٹے بڑے، امیر وغریب حتیٰ کہ مسلم اور غیر مسلم کسی کی تخصیص نہیں کی گئی قرآن نے کسی بھی انسان کو بلاوجہ قتل کرنے کی نہ صرف سخت ممانعت فرمائی ہے بلکہ اسے پوری انسانیت کا قتل ٹھہرایا ہے، جبکہ حضور نے تو ایک مومن کے قتل کو بھی پوری دنیا کے تباہ ہونے سے بڑا گناہ قرار دیا ہے۔

"حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

لزوال الدنیا اھون علی اللہ من قتل رجل مسلم"[2]

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مسلمان شخص کے قتل سے پوری دنیا کا ناپید (اور تباہ) ہو جانا ہلکا (واقعہ) ہے"۔

چنانچہ دنیا کے تمام مذاہب کے ہاں بالاتفاق کسی معصوم انسان جان کو ضائع کرنا یا اس کو ضائع کرنے کا ارادہ کرنا سب سے بڑا انسانی جرم اور گناہ اور فتنہ وفساد کی بنیاد اور جڑ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیمات اسلام میں قتل ایک طرف بعض اعتبارات سے شرک وکفر کے برابر گناہ ٹھہرایا گیا ہے اور دوسری طرف ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔

لہٰذا مندرجہ بالا بحث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ اسلام کے نزدیک معاشرتی اعتبار سے قتل ہی سب سے بڑا

---

(1) المائدہ، 5: 32۔

(2) ترمذی، امام، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، 1998ء، الجامع الکبیر، بیروت، دار العرب الاسلامی، ج:4، ص:16، رقم:1395۔

انسانی جرم (گناہ) ہے کیونکہ یہ فعل اللہ تعالیٰ کی منشائے تخلیق، انبیاء اسلام کا مقصد بعثت، اور دین کی تعلیمات اور بقائے نوع انسانی کی خلاف بغاوت، ہٹ دھرمی اور سرچشمہ فساد کی حیثیت رکھتا ہے۔

## زنا

انسان کی قدر و منزلت اور عزت تمام مذاہب میں محترم اور اس کو معیوب کرنے والا سب سے بڑا گناہ زنا ہے جس کی ممانعت تمام مذاہب عالم میں کی گئی ہے ذیل میں اس حوالے سے زنا کی حرمت کا مسیحیت اور اسلامی تعلیمات کا موازنہ پیش کیا جائے گا۔

انجیل میں زناہ کو عظیم گناہ بیان کیا گیا ہے بلکہ وہ عوامل جو انسان کو اس راستے کی طرف لے جاتے ہیں ان کو بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے:

"تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ زنا نہ کرنا لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ جس کسی نے بری خواہش کے ساتھ کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔"[1]

عہد نامہ قدیم میں مزید بیان کیا گیا ہے:

"کیا تم جانتے ہو بدکار خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے نہ بت پرست نہ زناکار نہ عیاش نہ لونڈے باز نہ چور نہ لالچی نہ شرابی نہ گالیاں بکنے والا نہ ظالم۔"[2]

اسلام میں زناکاری کی بہت سختی کے ساتھ ممانعت ہے اور دین اسلام کی تعلیمات میں نہایت ہی موثر طریقے سے اپنے ماننے والوں کو اس فعل بد سے روکا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾[3]

" اور تم زنا (بدکاری) کے قریب بھی مت جانا بے شک یہ بے حیائی کا کام ہے، اور بہت ہی بری راہ ہے۔"

حدیث مبارکہ کی رو سے شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ نطفہ ہے جو آدمی ایسے رحم

---

(1) کتاب مقدس، متی، 5 : 28

(2) کتاب مقدس، کرنتھیوں، 6 : 10-11

(3) بنی اسرائیل، 17 : 32۔

میں ڈالتا ہے جو اس کے لیے حلال نہیں۔[1]

## والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم اور نافرمانی کی ممانعت

مسیحیت میں والدین کی عزت واحترام کرنے کا حکم جبکہ ان کو برا بھلا کہنے سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے۔ متی کی انجیل میں ہے:

"خدا نے فرمایا تو اپنے باپ کی اور اپنی ماں کی عزت کرنا، اور جو باپ یا ماں کو برا کہے وہ ضرور جان سے مارا جائے۔"[2]

اسی طرح مرقس میں والدین کی عزت کرنے کا حکم اس طرح دیا:

"موسیٰ نے فرمایا ہے کہ اپنے باپ کی اور اپنی ماں کی عزت کر اور جو کوئی باپ یا ماں کو برا کہے وہ جان سے مارا جائے۔"[3]

قرآن کریم میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے اور ان کی نافرمانی کرنے کی مذمت کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا﴾[4]

"اور آپ کے رب نے حکم فرما دیا ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کیا کرو، اگر تمہارے سامنے دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں "اُف" بھی نہ کہنا اور انہیں جھڑکنا بھی نہیں اور ان دونوں کے ساتھ بڑے ادب سے بات کیا کرو"

حضور ﷺ نے جب بھی تباہ کن اور ہلاک کرنے والے بڑے بڑے (اکبر الکبائر) گناہوں کا تذکرہ فرمایا تو

---

(1) ابن کثیر، عماد الدین، 1401ھ، تفسیر القرآن العظیم، دار احیاء الکتاب العربی البابی الحلبی و سرکائہ، ج:3، ص:39۔
(2) کتاب مقدس، متی 15 : 4۔
(3) کتاب مقدس، مرقس، 7 : 10۔
(4) بنی اسرائیل، 17 : 23۔

شرک کے علاوہ والدین کی نافرمانی کا ضرور فرمایا ہے۔[1]

اسلامی تعلیمات میں والدین کی نافرمانی کو بہت بڑا جرم اور گناہ قرار دیا ہے اور اسی نسبت سے نافرمان اولاد کے لیے سخت سے سخت تنبیہ کی ہے اور دنیاو آخرت کے بدترین انجام سے باخبر کیا۔

## خلاصہ بحث

عہد نامہ جدید میں وہ تمام احکامات جس کی خلاف ورزی کی جائے وہ گناہ اور جرم ہے۔ حضرت عیسیٰ کی شریعت میں تحریفات کے باوجود کچھ تعلیمات اب بھی موجود ہیں جو اسلام کے ساتھ مماثلت رکھتی ہیں اور اگر ان پر عمل کیا جائے تو لوگوں کی اصلاح اور نجات ممکن ہے لیکن وہ محدود ہونے کی وجہ سے ناکافی ہیں۔

دین اسلام چونکہ آخری مذہب ہے اس کی تعلیمات تا قیامت کے لیے ہیں۔ اسی لیے اس کے اندر تحریفات ناممکن ہے اور جتنا دین اسلام کی تعلیمات میں ہر ہر گناہ کو تفصیل سے بیان کیا ہے کسی اور مذہب نے بیان نہیں کیا اور دین اسلام کی تعلیمات انسان کی ہر ہر قدم پر راہنمائی کرتی ہیں اور ہر ایک گناہ کو اتنی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے اگر کوئی ان سے اجتناب کرتے ہوئے دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارے تو وہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیابی وکامرانی اور فلاح نجات کا حقدار ٹھہرے گا۔

[1] بخاری، صحیح بخاری، ج:5، ص:2229، رقم:5631۔